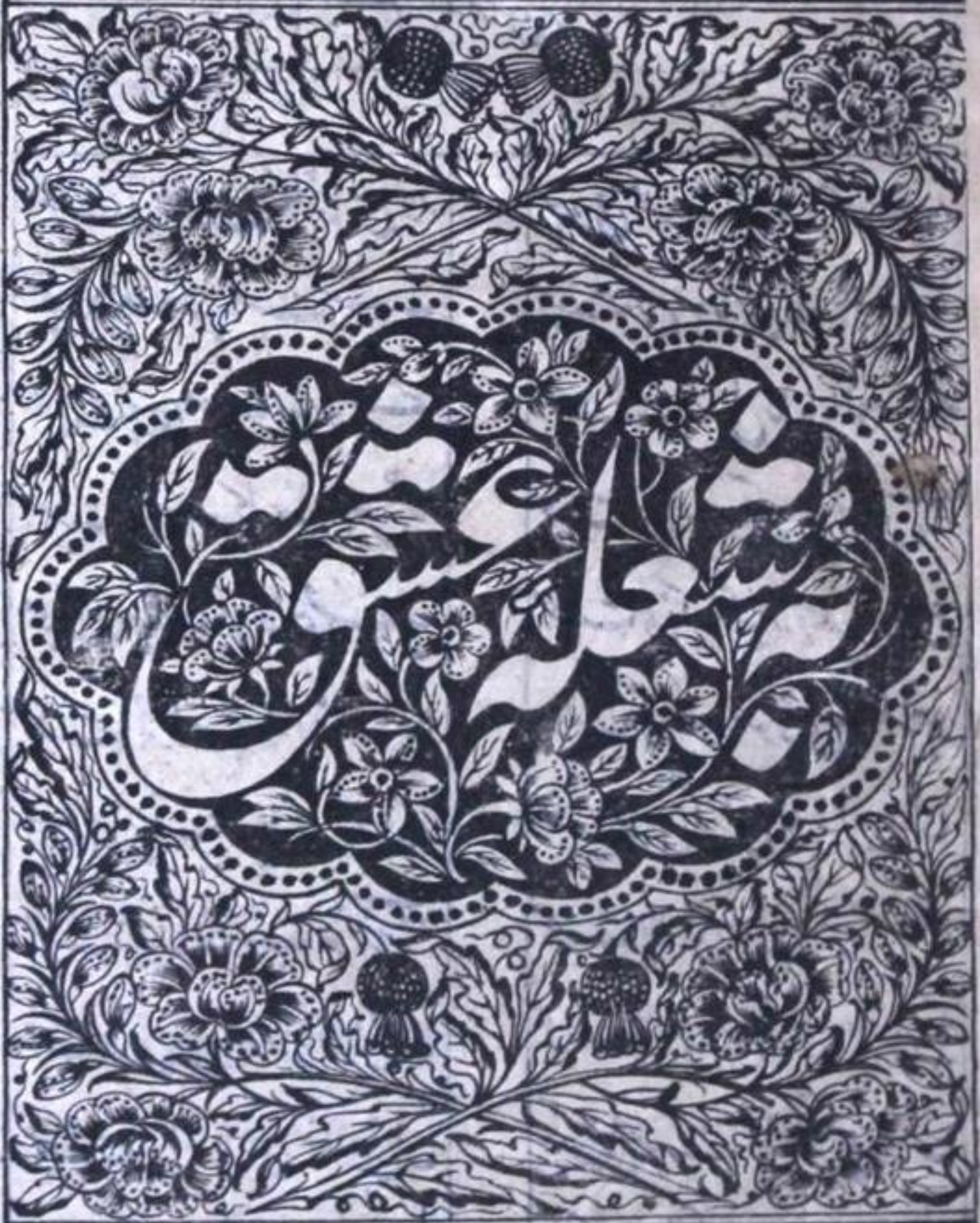


وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

سده الحسنة والمنةت که نسخه و الحسب اردو و قنوی میر تقی دہلوی موسوم



نصیف النبیان محمد الواحد خان ولد محمد مصطفی خان عافا عن مرکان

در مطبع مصطفائی بقلم طبع در کشید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

<p> نہوتی محبت نہوتی تاپ ہور محبت سی ہوتا ہی کارِ عجب محبت سی خالی نہ پایا کوئی محبت سی سب کچھ زمانی میں محبت فی کیا کیا دکھائی ہیں داغ دلون کی تمیں سوز سی ساڑھو محبت ہی گرمی بازارِ دل محبت بلا سی دل آویزی کہ عاشق سی ہوتی ہیں جاننا زبان نہوتی محبت تو پتھر سی دل کلی کی دل تنگ میں ہی چاہ محبت میں جی مہفت کہو پتھی محبت سی ہی تیغ و گردن میں لگ </p>	<p> محبت فی ظلمت سی کارِ باہی نور محبت مُسَبَّب محبت سبب محبت بن اسجانہ آیا کوئی محبت ہی اس کارِ خانی میں محبت سی کسو ہوا ہی سراغ محبت اگر کار پر داز ہو محبت ہی آبِ رخِ کارِ دل محبت عجب خوب خوریز محبت کی ہیں کار پر دازیاں محبت کی آتش سی اخگر سی دل محبت کو ہی اس گلستان میں محبت ہی سی دل کور و پتھی محبت لکانی ہی پانی میں لگ </p>
--	--

محبت سی گروس میں ہی آسمان
 محبت سی ہو ہو گیا بیہ جنون
 محبت سی ہو وہ جو ہرگز نہ ہو
 محبت سی بلبل ہے گرم فغان
 اسی کے لئی گل ہیں سرگرم ناز
 زمین آسمان سب ہیں لبریز شوق
 دلون میں محبت سی اوٹھتا ہی درد
 گئی جان و سر باد اس عشق میں
 کیا اس سی لیلیٰ فی خمیہ سیاہ
 نمل اس عشق میں کس طرح سی موا
 دمن کا بھی احوال مذکور ہی
 اور اس عشق کو عشق کہتی گئی
 یہی ذرہ کی جان نومیدین
 کتان کا جگر ہی سر اسر فکار
 کبھی شکر کا ہی شکایت سنی
 اسی فتنہ گر کا ہی عالم میں شور
 نہو اس سی آشوب محشر عیان

محبت سی ہی آتھ سام جہان
 محبت سی روتی گئی یار خون
 محبت سی آتا ہی جو کچھ کہو
 محبت سی پروانہ آتش بجان
 اسی آگ سی شمع کو ہی گداز
 محبت ہی لی تحت سی با بفق
 محبت سی یارون کی ہیں زبرد
 گیا قیس ناشاد اس عشق میں
 ہوئی اس سی شیرین کی حالت تباہ
 سنا ہوگا دامق پہ جو کچھ ہوا
 جو غذرا یہ گذرا سو مشہوری
 ستم اسکی ساری یہ ہے سہمی گئی
 اس آتش سی گرمی ہی خوشیدین
 اسی سی دل ماہ ہی واغدار
 نئی اسکی ہر جا حکایت سنی
 اسی سی گلنت ہی ہر جا اور
 کوئی شہر ایسا نہ دیکھا کہ وہاں

<p>کہاں خون سی غارہ کاری کے غرض سی یہ عجیب و بہ روزگار</p>	<p>کب اس عشق نی تازہ کاری کے زمانی میں ایسا بہین تازہ کار</p>
<p>آغاز قصہ جانگاہ کہ در عہد محمد شاہ در عظیم آباد روبروی وضع و شریف بظہور ہوئے</p>	
<p>عجب اہل عالم کو جس سے ہوا خوش اندام و خوش قامت و خوش خرم گلستان بہ کام او سکی خوبی سی چلی جاوین جی خوشنماہی کے ساتھ قیامت او دہر سی نمودار ہو قدم بوس کو آتی غم دراز کہی نو کہ او س طرف بجلی پرے کرین سجدہ او س جابی اسلامیان پلا سیل خون دل بر جا کر گری گاسون شمشیر در دست تہی تفاوت زمین آسمان کا بھی بیان دم حرف سرمایہ زندگی * نواگی سخن مختصر کیجیے * سبھی دست زبیر زخندان میں</p>	<p>عجب کام پینہ میں اس سی ہوا کہ وہاں ایک جوان تھا پر نام جوانی کی گلشن کا وہ آب و رنگ جدہر نکلی رنگین او اسی کے ساتھ جدہر کو وہ تک گرم فرتار ہو کہلی بال چلتا جو وہ سرو ناز نکہ گرم او سکی جدہر جالری وہ کا فر بہوین ہووین مائل جان نکہ تیغ مجسروح جسکی پرے سید چشم او سکی وہ بدست تہی ریخ او سکا کہاں اور مہ و خو کھا وہ لب لعل کو چستی شرمندگی دہن کی جوتنگی نظر کیجیے نہ ہم تم زرخ ویکہ حیران رہن</p>

سراپا من اوسکی جہان دیکھتی
 خیرا مان نکلتا وہ جس راہ سی
 فدا اوس پہ جی جان ہر ایک کا
 کئی گرو پیش اوسکی وارفتگان
 بہت رفتگان ادا کے کلام
 کوئی کشتہ شوقِ خسار کا
 کوئی والہ حندہ برق و ش
 کوئی کشتہ شوقِ خمیازہ تھا
 کسو کی نظریے کمر کے لچک
 کوئی حیرت طرزِ کھفتاری
 کوئی زلف سی اوسکی مجنون ہی
 کوئی دل ستم کشتہ یک نگاہ
 کسو پر فنون کردش چشم کا
 کوئی دست بردل کو بھی بیر
 انہوں میں سی ایک عاشقِ زاہتا
 محبت میں کہا جذبِ کامل اوسی
 شب و روز ہم کبتر کام دل

وہیں رومی مقصودِ جان دیکھتی
 قیامت ہتی وہاں نالہ و آہ سی
 کہ مقصودِ دل تھا بد و نیک کا
 کئی ایدہ ہر او دہر جگر تفتگان
 بہت مبتلائی بلائی خیرام
 کوئی نیم جان ذوقِ دیدار کا
 کسو کی تین جنبش لبِ عیش
 کوئی نیم جان ذوقِ اندازہ تھا
 کسو کی جگر میں ملک کی کسک
 کوئی آرزو کوشش بزیار سے
 کسو کا بسم سی دل خون ہی
 کوئی جان ہنہونہ موقوف آہ
 کسو پر غضبِ ناز اور خشم کا
 کوئی خیر و کسوئی بی اختیار
 اوس آفت کو اسی سرو کار تھا
 مرادِ دل اپنی ہتی حاصل اوسی
 ہمیشہ ہم آغوشِ آرامِ دل

<p>کہ صحبت اوس آتش سی و گہرتی نہ کم ہوئی گرمی نہ کم خستلاط وہ شعلا سی سس سی کہتا تاک میں صحبت سنی ہی صلا ف قیا ک اوس کی تسلی کا مصروف تھا رہا اپنی عاشق سی حسد سی جدا اوس اشفت سی را بطہ کم ہوا سخن سی وفا میں تراوش کرین کہ دشوار اوٹھی سجد کر سی نظر جو وضعی کہ ہو موندہ بہ موندہ لب لب</p>	<p>دم اوسکی مین میان تک تو تیرتی بہم ربط چسپان بہم خستلاط مرد کوئی غم سی کوئی ہو ہلاک کہان حسن مین تہا و کایہ پاس بہت سی بہت اوس سی مالون تہا کہ ناگہ وہ دلبر ہوا کہ خدا زن و شو مین اخلاص باہم ہوا نگاہن بہم ولین کاوش کرین ہوا ربط چسپان بہم اس قدر رہن دو نو دست و نعل روز و شب</p>
<p>روزی فتن جوان پیش عاشق و شکایت کردن او از بھران و عذر خواستن</p>	
<p>پر سرام کہ سبب کہ خدا شدن او لطہا نمودن محبت زن و باور نکردن ان</p>	
<p>گیا اپنی عاشق کی وہ دلفروز کیا اوسنی حد سی زبا وہ گلا کہ تو حال سی میری غافل رہا ٹلایا کوئی تجھ ہی دشمن کیس کہ سد و در را لاہا ہو گئے</p>	<p>وفا کی تکالیف سی ایک روز کئی دن مین جا کر جو اوس سے ملا کہ اسی ناز مین آہ کسنی کھا مکر سدرہ تھسا کسو کا فریب کوئی زلف زنجیر پا ہو گئے</p>

طرح کسی چتون کی دل میں کہی
 کسو چشم فی ثجب کو جا دو کیا
 کہا اوسنی تہی کہ خدائی مہر
 رکھہ اب بچکو معذور نا چارہوں
 نہ فرصت مجھی صبح ہی اب نہ شام
 اوسی ہی میری ساتھ اخلاص
 اوسی مجھی ہی نسبت عاقبت
 نہیں اوسکو ایک لحظہ ناب فراف
 تکتا ہوں گھر سی جو میں آن
 مذہبی جو مجکو تو مر جانی وہ
 جو پہنچی میری جوت اوسی بد خبر
 غرض اوسکو تا پتھم نہیں
 یہ سنکر کھا اوس حال افکار
 کہ مجکو نہیں تیری باتیں قبول
 وفا کئی ان ناقصوں میں کسی
 یہ ظاہر ہر چند ہن رشک ماہ
 خدا مگر سی انکی وہی ہے خبر

جگر میں ملک شوخ کی چھی
 میری جامِ عشرت میں لو ہو گیا
 نہ تہی بی سبب یہہ جدائی مہر
 محبت کا میں تو گرفتار ہوں
 کہ ہی دل کو اوسط طرف میل نام
 دلون کو بہم رابطہ خاص ہے
 وہ رہتی ہی بی طاقت عاقبت
 جدائی میری اوس پہ گزری ہی شاق
 تو پاتا ہوں جا کر اوسی نیم جانا
 وہیں اپنی جی سی گزر جانی وہ
 تو کر بیٹھی سچ اپنی جی کا ضرر
 شکیبائی بھر باکل نہیں
 ستم کشتہ دور سٹی پارینے
 یہی مگر زمان ہی تو انہر نہ بہول
 موا شو سی کسکا کہ پہر وہ نہ ہے
^{خاوند ۱۲}
 ولیکن ہن باطن میں مار سیاہ
 نہیں انسی کوئی فریب نہ تر

<p>زبانوں پہ مکران کا مذکور ہے</p>	<p>جہان میں فریب انکا شہور ہے</p>
<p>سخنہا ساختہ فرستادن آن عاشق ففری برای امتحان محبت ہمش و بحر دشمنید</p>	<p>آنزن وازین وقعہ ہجو اشعار و پشیمان کشتن عاشق ازین امتحان</p>
<p>مقرر کیا تا کہ جاوے کی گھر</p>	<p>پنی امتحان عاقبت یک نفر</p>
<p>ہوئی زندگانی کی صبح او کی شام</p>	<p>کہی غرق دریا ہوا پر رام</p>
<p>سو ڈوبا وہ خورشید روشن گھر</p>	<p>گیا ہتا ہانی کو وقتِ حشر</p>
<p>او تھا طبع نازک سی او کی عبا</p>	<p>کیا موج دریا فی سرسی گذار</p>
<p>سو امواج دریا کو ہی سچ و تاب</p>	<p>وہ گیسو جو بکھری تھی بالائی آب</p>
<p>سو وہ کر دین اب ہن کر داب</p>	<p>پہرین تھیں جو وہ انکھڑیاں آبتن</p>
<p>سو دریا کو ہی اب وہ بوس و کنا</p>	<p>تمناسی تھی سبکی سب و لفقار</p>
<p>نہ سو چا وہ ناخبر کار عشق</p>	<p>نہ سمجھا وہ نا فہم اسرار عشق</p>
<p>ہوا کام او سر شکریہ کا تمام</p>	<p>کہا غرق دریا ہوا پر رام</p>
<p>کہ دست و بغل ہو گئیں اکیار</p>	<p>کہی تو کہ موجوں کو تھا انتظار</p>
<p>کہ گویا لب آب کا تھا حباب</p>	<p>گیا بیٹھ پانی میں ایسا شتاب</p>
<p>بجانِ حباب ایک جمہوری</p>	<p>کناری پہ دریا کی اب شور ہی</p>
<p>کئی آتشِ غمی ہوا تھب میں</p>	<p>گر ہی میں کئی آشنا آب میں</p>
<p>کسی نے کیا ہی کہ بیان کو چاک</p>	<p>کوئی سر پہ اس غمی ڈالی خیاک</p>

<p> بہت آب وہ ماجہ رالی گیا ہوا موج زن بجر ریح و من دم سرد کہنچا گیلو و بے وہ ایک دم کی گویا کہ مہمان ہوا شور و نوخہ کا گھر سنی کند گئی جان ہمرہ سخن ساز کے کہ اس واقعہ سے شہان گیا جو تہا در پی ما متحسان بی خبر محبت میں ناموس کو لی گئے میری ایک سخن میں قیامت ہو دیا جی دلی ہے اوس میں رہا خجالت سے سرد گریبان تو دیوانہ ہوا عشق کی کام کا گرا اگر اوس پکر مر وہ پاس مجھی منہ سے تیری ہی شہرہ کے نہ میرا کیا آہ تک نہ طہار میری تیری دو لون کی جہین رہا </p>	<p> ہمیں داغ وہ درد زدگی گیا سنا اوسکی کہنے سے جب پہن مگر ایک طرف در کی مایوس کے وہی بخود ہی رخصت جان تھی گری ہوئی بجان وہ درد مند موسیٰ غم میں اوس بار طناز کے وہ آیا جو تھا دل پریشانی کیا خبر لی گیا اوسکے زود تر کہ وہ رشک مر امتحان دگئی موائس پر سرام کی تین ہوئے اگرچہ کچھ منہ سے اوس منی کہا یہ سنکر و دنا فہم حیران ہوا گیا ہوش سنکر پر سرام کا او شہا بخود و خیل سربہ حواس لگا کہنی امی مایہ زندگی کیا جلد گنت سفر تو نے مایہ نہ میری سسلی کچھ نہ اپنی کھی </p>
--	---

<p>لب آب جا کر جلا یا اوسی محبت عجب داغ دکھلا گئے</p>	<p>زمین پر سی آخر اوشہا یا اوسی جراگ اوسکی سپکر سپ چپا گئے</p>
<p>دیوانہ شدن آنخوان و بعد از چندی بدریافتن و از آنجا نشان معشوق مرد</p>	
<p>یافتن از واداری کہ بر لب آب سکونت داشت بسر بردن صید بیابی در حوض</p>	
<p>لہو اوسکی آنکہونسی جاری ہوا رکا دل کہ آخر جنون گیا طبیعت پر آئی ایک آوار گے پہری اس طرح جیسی بہو لا ہوا کفنِ غم میں سرشختہ تیار کہہ تو تک جو بہو لی تو حیران رہے نہ گھر میں لگی ہے نہ باہر لگی وہی تھی ساری وہی ضبط رہا چمن میں جو لیجائیں تو بی کلمے کہہ دست بردل کہ ہی ولین درد لکا بیا کہنی سب سی وہ نامراد نخلجاوسی تنہا کہنہ کا کہین کہہ رونی دریا پہ پاؤں سے</p>	<p>پہرے گرم فسر یا وزاری ہوا جگر غم سی یک لخت خون گیا گئی ہوش و صبر اوسکی کیباز کے سراسیمگی سی گہو لا ہوا نہ جی کوتلی نہ دل کو ترار کہہو یا و کرا و سکونا لان رہے نہ ایک آدہ دم دیدہ تر لگی کہہو بیان کہہو وہاں سجال خراب رہی گہر تو آشوب کی وہ کیلے کہہو ہونہ شہ پر متصل آہ سرو ہوئی رفتہ رفتہ جو وحشت زیاد کچھ اپنی بدونیک کی سُدہ بہن کہہو جا کی صحرا سی لاوین سے</p>

<p> کہہوئی سرابی میں بس دہ پڑا ہوئی شام وہاںسی نہ آیا گیا رات وہ اوسکی قرب و جوار نہیں تجھی جی چاہتا بات کو تو جاتا نہیں شام سی کہہن تو چلتا تھا بارہمی معیشت کا کام معیشت ہی اندوہ جانسوز سے بہت دیر پلتا ہی مان و ناک بہت تنگ دستی سی خبر ان ہون او شہا جانہن اس سبب دام کو فلک سی او تر تا ہی نزدیک اب کہہو سوسی دریا کہہی سوسی دشت کہی ہی پر سرام تو ہی کھان عدم میں ہی معنی نہ پایا تجھی پنجر کا میری آگ پر توئی آب رہی ہی مجھی رات دن خوف جان دیوان ایک او شہا جان پشاور </p>	<p> کہہو خاک ملتا ہی موند پر کھرا شام ایک روز دریا گیا کنار سی یہ رہتا تھا ایک دامدار کہا اوسکی عورت نی اوس رات کو تجھی فکر کچھ اب ہمار ہی نہیں تیرا شب کو وریا میں پڑتا تھا دم تو جاتا نہیں شب کو جس روز سے نہیں طاقت صبر کو تنگ وہ بولا کہ میں بھی تو نا لان ہون کہوں کیا کئی روز سی شام کو کہ ایک شعلہ مند و پیرچ و تاب کوئی دم تو رہتا ہی سرگرم شت شہر تا ہی پہر جو کنار سی یہ وہاں بیہ آتش میری دلکی کو نکز بھی کیا عشق نی مجکو آتش کیاب بیہ کہہ کرو گناہی ہو سی آسمان سنا حال شعلہ کا صدا ویسے </p>
---	---

رہا آگ میں لوٹتا چون سمیٹ	ہوا شعلہ شوق دل سی بلسند
صبح رفتن آن دیوانہ پیش سہان عاشق اور افریب دادہ تکلیف سیر کشتی کرد	صبح رفتن آن دیوانہ پیش سہان عاشق اور افریب دادہ تکلیف سیر کشتی کرد
وراضی شد رفتن آن و بچلہ ہمراہی و راہبری طلبیدہ ہمراہ گرفتن دامدار	وراضی شد رفتن آن و بچلہ ہمراہی و راہبری طلبیدہ ہمراہ گرفتن دامدار
<p>زیادہ ہوئی عشق کی تاب تپ سراسیمہ آیا چلا اوس جگہ پہر اسکی جگر کو لگی گہر کو لگ کہ کلفت میں عم کی بہت میں با لب آب عالی کرین دلکو سب جہان سوز الفت کی تاثیر ہی ہوتی یہ آتش کبہو مشعل وہ عاشق جو تھا در پی امتحان کہ ایک روز ہو شیار و بکھون بچے سخن تیری لب کا سنا یا بچی گر تھا ہون میں بحال عجب نہ قدرت اجل پر کہ مر ہی ہون نہ جانا کہ اتنی ہی نہ ناشکیب خزانی کا تیری ہوا میں سبب</p>	<p>گئی رات جیون بیون ہوئی صبح جب محبت ہی کی اشتعالک کہ وہ جہانسی اوٹھی ہتی یہ آتش سلگ تسم کنان وہاں یہ اگی کہا چلو سیر کشتی کو ہیکام شب ہوا سو ہوا یون ہیں تھدیر ہی نہو تین جو دل گر میان متصل کیا ن نسل کی اوسنی باتن جو مان لگا کہنی یہ آرزو ہی بیجھے سو وہ دن خدائی دکھا یا بچی ندامت سی ہون تنگ شلہ ہیں سب نہ مخلص سی موبہ ہی کہ میں کہہ کر نہ نقد بر کامینی سہما فریب ہوا ایک سخن میں میری غنضب</p>

<p>یون کا اسی دروسی دلخراش کہ آئندہ رہی تیری خاک رہ رضا مندی تیری کیا کجی رہنگی لب آب ہی آج رات پہرنگی تیری ساتھ خوش گوئی نہ پیدا کسو پر پہہ رازِ مخفان محبت کین میں ہی سر کرم کار جہان سر کو کہنچا قیامت ہی بہر کہا اوسنی بہان ایک ہی دام دار کفایت ہی اوسکی کلید زبان کہ دیا میں پہرنا ہی اور رات ہی</p>	<p>کردنکار زمانی میں جب تک معاش مقرر کیا ہی کئی دن بسی بہ زمانی میں جب تک جیا کجی جاسین ہی خوش تو تو میں ہی ساتھ دل پر کو خالی کرین گے بہم ہوئی عاقبت سوی دریا رون کہ یک اگر سُلگی ہی وہان کینا کسو اشتعالک کی ہی منظر ہوئی نا و پر شام کو جب سوار جہان قفل ہو راہ دریا تو وہان اوسی ساتھ لو تو پہلی بات ہے</p>
--	---

سوار شدن بر کشتی و همراه گرفتن دامدار و قحط حرف شب کردن و از دور

نشان معشوق مرده یافتن و پنهان قریب شعلہ رفتہ سوخته شدن آن

<p>بہتا یا قریب اپنی کہہ کہہ اوسی مجہی ہے تیری حرف شب کا خیال کہ ہر چیچ و تاب الکی کہاتا ہی بہان کہ مر مضطرب ہو کر می ہی گزار</p>	<p>لیا آخر الامر همراه اوسی شک ایک دور چلکر کیا یہ سوال کہان شعلہ نہ کشت اتا ہی بہان کہان لی ہی کوڑیا پہ ایک دم قرار</p>
--	---

مہر تہا ہی کسیجا وہ آتش فکن
 یہہ صیادسی تہا ہی محوسرغ
 کہ ہو کرفسروغ ایک سو سہا
 کوئی دم میں دریا پہ آیا فرو
 لب آب وہ شعلہ جانگداز
 پکارا کھان ہی پر سرام تو
 کہ میں جب ملن آتش تیز ہون
 بہتر کتی ہی جب آگ دلکی میری
 مگر سوزش دل ہو کم آب سی
 سو بہا آب کرتا ہی روغن جاکام
 یہہ شعلہ سی سنگر ہوا پقرار
 ہوا سہم او س آتش تیزی
 کہ میں ہون پر سرام خانہ خراب
 میری ہی جگر میں ہی سوز
 محبت تیری برق خرمین ہوئی
 سخن مختصر کچھ وہ شعلہ چلا
 بہم گر مجوشی سی یک جا ہوئے

طرف کون سی ہو ہی گرم سخن
 جگر آتش شوق رکھتا تھا مرغ
 ترپنی لگا جیسی آتش بجان
 ہوا نیرہ بالاسبہونکا نمود
 ترپہہ کر بہت بازبان دراز
 محبت کا ٹک ویکہ آب تو
 دل گرم سی شعلہ انگیز ہون
 لب آب او ترون ہون غم میں تری
 پچی جے میرا اسب و تاب سی
 کیا عشق نی مجہسی دشمن کا کام
 سفینہ سی او ترا بصد اضطرار
 کہا او س بلا ہی دل اوڑھے
 میرا دل ہی کس آگ سی ہی کیا
 یہی محکو جلا شب و روز ہے
 تیری دوستی سخت دشمن ہوئے
 کچھ ایک اپنی جاگہ شی بہید دل
 کہ گدیزی تھی مدت ہی تہا ہوئے

<p> کہی تو تسلی ہوئی جان و دل پہر اید پہراو و بہر چہر فی چلنی لگا رہی روشنی سی کوئی دم نمود سخانا کہ و شعلہ پہر کیا ہوا لگی کہنی باہم نہیں سپرلم کتاری یہ دربا کی نزدیک و دور نہایت ہی خاطر پریشان ہوئے گیا تہا سوی شعلہ و دوزخ وہ شعلہ ہوا اسپہ آتش فلک پہراگی نہیں اوسکی محسوس خبر چلو اوسطرف کو جو نکلی سراغ تہر تاتھا وہ شعلہ اگر جہان بکاری بہت پر کہاں پر سرام کہ ہرگز کسی نے نہ پایا اویسے نہ پیدا ہوا صبح تک کہ نشان اوسی نیم کشتہ سی کہتی تھی لاگ عجب طرح کا داغ مہر دی گیا </p>	<p> وہ شعلہ جو تھا ایکی شعل یکایک بہرک کر وہ جلنی لگا کیا پاس یا فی کی اگر صعود پہراگی کسو پر نہ پیدا ہوا خبر دار ہوا اہل کشتی تمام اوہتی و ٹونڈنی ہو کی سبب صورت نہ پایا کہیں اوسکو حیران ہوئے وہ صیاد بولا کہ دون میں نشان یہی آگ و دوزخ ہوئی ہم سخن یہ جو شمش تو بیان سی تھی در نظر نہو آتش غمستی پہلی بی داغ گئی مضطرب حال ساری وہاں بہت کی تلاش اوسکی لی لی کی نام محبت فی ایسا کہا پایا اویسے ہوئی ڈھونڈتی ڈھونڈتی نیم جان یقین ہو گیا سب کو وہ نیراگ لپٹ اوسکو کہ شعلہ ہی لی گیا </p>
---	--

پہری عوار ہو ہو کی ناچار سب
 کوئی منفعل سا ہتہ آئی سی تھا
 خصوصاً وہ بیدل ہوا پر خجل
 نہ تھا اگلی خجلت ہی سی ہوی
 تفکر کی دریا میں ڈوبا ہوا
 کہ پوچھیں گے جو اوسکی واما نگا
 کہوں کیونکہ کیا روہ جل گیا
 کہنچی جرم کو بگینا ہی مری
 وہ شعلہ جلاتا مجھی کا شیکے
 اگرچہ بہہ قصہ ہی حیرت فزا
 بہت جی جلائی ہن اس عشق نے
 فنا نوئی اسکی لبالب ہی دہر
 محبت ہنو کا شش مخلوق کو

کسو تیر کسو کو عجب
 کوئی برب آب جانی سی تھا
 ندامت ہوئی میری جسی متصل
 ہوا دوسرا ماجرا بہہ شکر ف
 کنار سی بہ روتا ہتا بیٹھا ہوا
 تو یہ واقعہ کیا کرونگا بیان
 کف خاک ہو خاک میں رل گیا
 ہوئی شہر میں رو سیا ہی مری
 لئی ساتھ جاتا مجھی کا شیکے
 ولی میر بہہ عشق ہی مد بلا
 بہت گہر لٹائی ہن اس عشق نے
 جلائی ہن اس تند آتش تی شہر
 نہ چور سی یہ عا شق نہ معشوق کو

الحمد للہ کہ مثنوی شعلہ عشق من تصنیف میر تقی مرحوم تاریخ غرہ شعبان
 باہتمام محمد مصطفیٰ خان ولد حاجی محمد روشن خان معفا عنہما المنان
 مطبع مصطفائی واقع بیت السلطنت لکھنؤ زیر اکیبری دروازہ محلہ محمود
 طبع طبع پوشیدہ